ایڈیٹر: غلام نبی ٭ انچارج - محفوظ الحق علمی

نمبر ۶۷ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ مطابق ۲۰ رجب ۱۳۴۲ھ جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

جناب حافظ روشن علی صاحب و مفتی محمد صادق صاحب سیالکوٹ غیر احمدی صاحبان کے ایک جلسہ پر گئے۔ مفتی صاحب صرف اس لئے لاہور یا سیالکوٹ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اجازت کے ماتحت گئے کہ غیر احمدیوں کی طرف سے جلسہ میں مدعو تھے۔

مولوی عبد السلام عمر صاحبزادہ خلیفۃ المسیح اول امسال انٹرنس کا امتحان دینے والے ہیں۔ احباب ان کے لئے نیز تمام طلبا تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے دعا کامیابی کرتے رہیں۔

شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کے زخم اب اچھے ہو رہے ہیں۔ جن احباب نے ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں شیخ صاحب الگ فرداً فرداً جواب دینے سے معذور ہیں۔ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

میثاق النبیین

ربّ العالمین نے اپنے ہر ایک نائب (نبی) کے ذریعے اس کی رعیت (اُمت) سے معاہدہ لیا کہ جب ایک رسالت کے بعد دوسری رسالت آئے تو ایمان لانا اور مدد کرنا سب کا فرض ہوگا۔ ہر دورِ نبوت میں یہ معاہدہ ہوتا چلا آیا حتیٰ کہ حضور سرور انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان دور آ پہنچا۔ پھر اسی طرح بذریعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُمت محمدیہ سے بھی ایک آنیوالے مصلح ربانی کے لئے عہد لیا گیا۔ حسب ذیل آیات قرآن مجید سورۃ آل عمران رکوع ۹ سے تلاوت ہوں۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ

خدا نے لیا عہد سب انبیاء سے کہ جب تم کو دوں میں کتاب اور حکمت

ثُمَّ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ

پھر آئے تمہارا مصدق پیمبر تو ایمان لاؤ کرو اس کی نصرت

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا

کہا کیا یہ کرتے ہو اقرار محکم وہ بولے مقر ہے ہماری جماعت

قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ

کہا حق تعالیٰ نے شاہد رہو تم یہی میں بھی دیتا رہونگا شہادت

فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ

جو اس عہد کے بعد کوئی پھریگا بنے گا وہ فاسق اٹھائیگا ذلت

پھر سورۃ احزاب جس میں آیت خاتم النبیین بھی ہے اس کی آیت ذیل رکوع اول ہی سے تلاوت ہو۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَہُمْ وَمِنْکَ

لیا تھا جو میثاق رب انبیاء سے وہی عہد حق نے لیا مصطفےٰ سے

وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ

وَاَخَذْنَا مِنْہُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا

وہ نوح و خلیل و کلیم و مسیحا سبھی سے یہ پیمانِ محکم لیا تھا

مبارک کہ وہ امت کا موعود آیا وہ میثاق ملت کا مقصود آیا

کریں اہل اسلام اب عہد پورا بنے آج ہر ایک عبداً شکورا

392

بار کا پتہ ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

"الفضل قادیان بٹالہ" قیمت فی پرچہ ۲ ار

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل ہفتہ میں دوبار

قادیان دارالامان

ایڈیٹر: غلام نبی انچارج: محفوظ الحق علمی

نمبر ۶۷ | مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ رجب ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

جناب حافظ روشن علی صاحب و مفتی محمد صادق صاحب سیالکوٹ غیر احمدی صاحبان کے ایک جلسہ پر گئے۔ مفتی صاحب صرف اس لئے لاہور یا سیالکوٹ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اجازت سے تشریف لے گئے کہ غیر احمدیوں کی طرف سے جلسہ میں مدعو تھے۔

مولوی عبدالسلام عمر صاحبزادہ خلیفۃ المسیح اول امسال انٹرنس کا امتحان دینے والے ہیں۔ احباب ان کے لئے نیز تمام طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے دعا کامیابی کرتے رہیں۔

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے زخم اب اچھے ہو رہے ہیں جن احباب نے ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں شیخ صاحب فرداً فرداً جواب دینے سے معذور ہیں احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

میثاق النبیین

رب العالمین نے اپنے ہر ایک نائب (نبی) کے ذریعے اس کی امت سے معاہدہ لیا کہ جب ایک رسالت کے بعد دوسری رسالت آئے تو ایمان لانا اور مدد کرنا سب کا فرض ہوگا۔ ہر دور نبوت میں یہ جاری رہتا چلا آیا حتی کہ حضور سرور انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان دور آپہنچا۔ پھر اسی طرح بذریعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ سے پچھلے آنیوالے مصلح ربانی کے لئے عہد لیا گیا۔ حسب ذیل آیات قرآن مجید سورۃ آل عمران رکوع ۹ سے تلاوت کرتا ہوں۔

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ

خدا نے لیا عہد سب انبیاء سے | کہ جب تم کو دوں میں کتاب اور حکمت
ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ
پھر آئے تمہیں مصدق پیمبر | تو ایمان لاؤ کرو اس کی نصرت

قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا

کہا کیا یہ کرتے ہو اقرار محکم | وہ بولے مقر ہے ہماری جماعت

قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین

کہا حق تعالیٰ نے شاہد رہو تم | یہیں میں بھی دیتا رہونگا شہادت

فمن تولی بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون

جو اس عہد کے بعد کوئی پھریگا | بنے گا وہ فاسق اٹھائیگا ذلت

پھر سورۃ احزاب جس میں آیت خاتم النبیین بھی ہے اسکی آیت ذیل رکوع اول میں سے تلاوت ہو:

واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک

لیا تھا جو میثاق سب انبیاء سے | وہی عہد حق نے لیا مصطفےٰ سے

ومن نوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ابن مریم

واخذنا منہم میثاقاً غلیظاً

وہ نوح و خلیل و کلیم و مسیحا | سے

مبارک کہ وہ امت کا موعود آیا

کریں اہل اسلام اب عہد پورا

نامۂ نیرؔ

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب - نیرؔ)

مسٹر محمد انڈرسن محبی اخویم مسٹر محمد انڈرسن جو ابھی ابھی حضرت مفتی صاحب کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور پیرس میں کاروبار رکھتے ہیں۔ لندن تشریف لائے اور دو دفعہ دار التبلیغ میں بغرض ملاقات وحصول تعلیم دین آئے۔ آپ سے سلسلہ عالیہ کی خصوصیات اور اشاعت اسلام کے بہترین ذرائع پر سلسلہ کلام رہا۔ اور جس قدر لٹریچر بہم پہنچ سکا۔ آپ کو بغرض تقسیم دیدیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہے۔ کہ گذشتہ دو ماہ سے فرانس میں اشاعت احمدیت کے عجیب سامان ہو رہے ہیں۔ ایک طرف مسٹر انڈرسن کو احمدیت سے لگاؤ ہو رہا تھا۔ اور دوسری طرف میڈم ڈوسی مو کا آنا ہو گیا تھا۔ اور ان کے ذریعہ فرانس میں کچھ لٹریچر بھیجا جا چکا تھا کہ اللہ نے مبلغ اسلام حضرت مفتی صاحب کو دار الحکومت فرانس میں بھجوا دیا۔ اور آپ کے ذریعہ تقریروں و ملاقاتوں اور تقسیم لٹریچر کا نہایت مفید تبلیغی کام ہوا۔ آپ نے بعض لوگوں کے ایڈریس یہاں بھیجے ہیں۔ اور ان کے نام ٹیچنگ آف اسلام فرانسیسی بھیجی گئی ہے۔

پیرس میں مفتی صاحب چکاگو ٹریبیون اپنے پیرس ایڈیشن مخبر ہوٹل میں ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کا فوٹو دیتا ہے۔ اور ایک کالم بھر کا مضمون آپ کے تبلیغی کام پر لکھتا ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

ڈاکٹر صادق فرماتے ہیں۔ کہ امریکہ میں جو رنگ کا سوال ہے۔ اس کا علاج صرف اسلام ہے۔ ڈاکٹر موصوف ۷۰۰ امریکن مسلمان بنا کر شکاگو سے پیرس کے راستہ بمبئی جا رہے ہیں۔ اور آپ کا بیان ہے۔ کہ کالے گورے امریکن مسلم بلاتعصب ۸۴۴ء ور ریاست ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ البتہ خطرہ ہے۔ کہ کو کلکس کلین سے مٹھ بھیڑ ہو گی۔

ڈاکٹر صادق اپنی چمکیلی سبز عبا میں ہمہ تن مشرقی دکھائی پڑتے ہیں۔ اور آپ کے نو مریدین اسلام لاکر قدرے مشرقی بن جاتے ہیں۔ اور ان کو اسلامی نام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ دلی ہڈ فورڈ عبد الجبار بنگیا اور اوسلینا جانسٹن نے اپنا نام ہدیہ رکھا۔ اور ایساہی بل کیلی ساکن چکاگو کا نام عزیز دین ہو گیا۔

ڈاکٹر صادق نے اپنے نو مریدوں میں سے کئی ایک مبلغ تیار کئے ہیں۔ اور ترکی حرم کی عورتوں کی طرح بعض خواتین برقعہ پہنتی ہیں۔ اور مؤذن کی آواز پر نماز پڑھنے مسجد میں جاتی ہیں۔

ایساہی ایک لمبا مکالمہ و مخاطبہ ۷ رنومبر پیٹٹ مارسیلز نام اخبار میں شائع ہوا ہے جس میں مفتی صاحب کے کام۔ نو مسلموں اور سلسلہ عالیہ کی مختصر تاریخ اور حضرت مسیح موعود کی ذات پاک کا ذکر عمدہ الفاظ میں کیا گیا ہے۔ اور ملک کابل میں شہزادہ عبد اللطیف کی شہادت کے واقعہ کا بھی بیان کیا ہے۔

اخبار احمدیہ

ولادت خاکسار جب ضلع سیالکوٹ میں اکتوبر اور نومبر ۱۹۲۳ء میں تعمیل ارشاد کے لئے گٹھالیاں وغیرہ مقامات بغرض تبلیغ گیا تھا۔ تو گٹھالیاں میں میں نے رؤیا دیکھی کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام عزیز احمد بتایا گیا۔ میں نے یہ یہ خواب حضرت اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی لکھی۔ اور دعا کے لئے عرض کیا کہ ایسا ہی ہو۔ گٹھالیاں کے احباب کو بھی اس سے اطلاع دی۔ عزیز مکرم منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کو بھی اور بعض دیگر احباب کو اس سے اطلاع دی گئی۔ خدا کے فضل سے پرسوں ۲۰ ر فروری ۱۹۲۴ء کو ہمارے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام اس الہامی بشارت کے مطابق عزیز احمد رکھا گیا۔ خاکسار غلام رسول راجیکی۔

(۲) شیخ عبد اللہ مالک کارخانہ گھس راجپورہ ریاست پٹیالہ کے ہاں شب درمیان ۱۷ و ۱۸ ر فروری ۳ بجے لڑکا پیدا ہوا خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ ایک روپیہ غریب فنڈ کے لئے وصول ہوا۔

اعلان نکاح مورخہ ۱۶ تاریخ فروری ۱۹۲۴ء کو ۳ بجے دن کے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد احمدیہ لاہور میں (خطبہ نکاح پڑھا) قاضی محمود احمد ولد منشی محبوب عالم کا نکاح بمقابلہ مہر ایک ہزار روپیہ ہمراہ مسماۃ سکینہ بیگم بنت قدرت اللہ صاحب ولد بابا ہدایت اللہ بزرگ سب دوست دعا فرماویں۔ خدا اس کو بابرکت کرے۔

محبوب عالم احمدی لاہور

(۲) ۵ ر فروری ۱۹۲۴ء عزیز احمد صاحب احمدی ساکن رجولی ضلع انبالہ کا نکاح حمیدن دختر سید ولی محمد صاحب دو صد روپے مہر پر ہوا۔ خدا مبارک کرے۔

یہ کون صاحب ہیں؟ ایک شخص مسمی محمد نسیم صاحب جو دہلی میں مقیم ہیں۔ وقتاً فوقتاً اپنا چندہ قادیان براہ راست ارسال کرتے رہتے ہیں ہمیں ان کا مفصل پتہ نہیں۔ اور نہ ہی وہ ہمارے مکان پر تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ وہ مہربانی کر کے ہمارے دفتر میں اتوار یا جمعہ کو ملاقات کر کے شرف بخشیں۔ پتہ:۔ دفتر رسالہ دستکاری کوچہ پنڈت دہلی مرزا محمد شریف بیگ سکرٹری (فائنینس) جماعت احمدیہ دہلی

کہاں ہیں؟ مولوی محمد علی صاحب بدوملوی قادیان سے کہیں تشریف لے گئے ہیں کسی دوست کو معلوم ہو تو ان کی خیریت سے خبر دیں۔ ظفر اسلام قادیان

بریلی انجمن دعوۃ و تبلیغ قائم ہو چکی ہے۔ ۹ و ۱۷ ر فروری کو اجلاس ہوئے۔ جناب حبیب احمد صاحب قریشی بریلوی سکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے ہیں۔

شاہجہانپور ہفتہ وار جلسہ جاری ہے۔ مسجد احمدیہ کا مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب حق کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

درخواست دعا۔ جناب حشمت اللہ خان واثق قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء

معیارِ صداقت اور انجیلی شہادت

خدا کی طرف سے جب کوئی مرسل ظاہر ہوا۔ دُنیا نے اسکی شناخت میں ٹھوکر کھائی۔ جس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہر فرقہ اپنی آسمانی کتاب کو پس پشت ڈالدیتا ہے۔ اور اپنے مسلمہ معیاروں کو بھی فراموش کرکے ایک گمراہی تاریکی میں جا پڑتا ہے۔ حقیقت کی تہ تک پہنچنے کیلئے کوشش کرنیوالے بہت ہی تھوڑے ہوتے ہیں ؎

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شُد
کم کسے ز ابدالِ حق آگاہ شُد

ذیل میں ہم چند معیار صداقت اہل تحقیق کے سامنے رکھتے ہیں۔ اول قرآن شریف کی آیات مع حوالجات کتب حضرت اقدس۔ پھر ان کی شہادت میں انجیل کے حوالے درج کرتے ہیں:۔

(۱) ویقول الذین کفروا لست مرسلاً قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم ومن عندہٗ علم الکتاب ○ (سورہ رعد رکوع آخر) (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۱)

اِس آیت کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ رسالت محمدیہ کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے سامنے خدا کی گواہی اور کتاب الٰہی کا سچا علم رکھنے والوں کی گواہی پیش کی جاتی ہے خدا کی گواہی تو یہ ہے۔ کہ وہ اپنے فعل سے ظاہر کرتا ہے کہ یہ مدعی صادق ہے۔ کیونکہ وہ اس کی نصرت اور تائید فرماکر ہر آن گواہی دے رہا ہے۔ کہ میں نے ہی اسکو بھیجا ہے۔ پھر علم الکتاب رکھنے والے اس مدعی کو قبول کرکے اس کی صداقت کی شہادت دیتے ہیں۔ اِس معیار کے متعلق انجیل کی شہادت یُوں ہے۔ مسیح فرماتا ہے:۔

”دُنیا کا نور میں ہوں۔ جو میری پیروی کریگا وہ اندھیرے میں نہ چلیگا۔ بلکہ زندگی کا نور پائیگا“ مسیح کی یہ باتیں سنکر یہودی کہتے ہیں:۔

”تو اپنی گواہی آپ دیتا ہے تیری گواہی سچی نہیں“ مسیح فرماتا ہے:۔

”میں اکیلا نہیں۔ بلکہ میں ہوں اور باپ ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور تمہاری توریت میں بھی لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی ملکر سچی ہوتی ہے۔ ایک تو میں خود اپنی گواہی دیتا ہوں۔ اور ایک باپ جس نے مجھے بھیجا میری گواہی دیتا ہے“ (یوحنا باب ۸)

جس نے مجھے بھیجا وہ سچا ہے۔ اور جو میں نے سنا وہی دُنیا سے کہتا ہوں۔ (یوحنا باب ۸) تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو۔ اور وہ عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے نہیں چاہتے۔ کیونکر ایمان لاسکتے ہو۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ میں باپ سے تمہاری شکایت کروں گا۔ تمہاری شکایت کرنیوالا تو ہے۔ یعنی موسےٰ جس پر تم نے اُمید لگا رکھی ہے اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے۔ تو میرا بھی یقین کرتے۔ اِسلئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے (یوحنا باب ۵)

(۲) قل لو شاء اللہ ما تلوتہٗ علیکم ولا ادراکم بہٖ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون (یونس ع ۲) (مع اول تریاق القلوب صفحہ ۴۵)

مقصد آیت یہ کہ مدعی رسالت کی قبل از دعویٰ پاک زندگی پیش کی جاتی ہے۔ کہ کبھی کوئی گناہ یا جھوٹ اس مدعی پر ثابت نہیں ہوسکا۔ بلکہ وہ ہر طرح راست باز ٹھہرا پس اب منجانب اللہ ہونے کے دعوے میں بھی اسکی تکذیب نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ جبکہ انسانوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو کیونکر خدا پر جھوٹ بول سکتا ہے۔ بہرحال مدعی کی راستبازانہ زندگی اس کی سچائی کی دلیل ہے۔ اس معیار کی شہادت انجیل میں اس طرح ہے۔ مسیح فرماتا ہے:۔

”تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو جس نے تم کو وہی حق بات بتائی۔ جو خدا سے سُنی۔ میں جو سچ بولتا ہوں۔ اِسی لئے تم میرا یقین نہیں کرتے۔ تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔“ (یوحنا باب ۸)

(۳) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز ○ (سورہ مجادلہ رکوع آخر) (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۵)

مطلب یہ کہ خدا چونکہ قوی و غالب ہے۔ اس لئے اس کا قانون ہے کہ وہ اور اس کے فرستادہ ہمیشہ غالب رہے ہیں۔ منکر ہر طرح کوشش کرتے ہیں کہ یہ مدعی پامال و ناکام ہوجائے۔ مگر صادق اپنی لسانِ صدق سے پکار پکار کر کہتا ہے۔ کہ میں آخر غالب ہوکر رہوں گا۔ اگرچہ تم مجھے ٹکڑے ٹکڑے کرکے کہیں زیرِ زمین دفن کردو۔ تو بھی میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھڑا ہو جاؤنگا۔ اور صداقت کے نعرے سناؤں گا۔ اگرچہ تم مجھے خاک سیاہ کرکے دریا میں پھینکا دو۔ پھر بھی میں سطح آب پر ایستادہ ہوکر حق کی صدا بلند کروں گا۔ غرضیکہ صادق غالب اور رحمتی فتحمند ہوکر رہتا ہے۔ اس معیار کی شہادت انجیل سے یوں ملتی۔

مسیح فرماتا ہے:۔

”میں اکیلا نہیں ہوں۔ کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دُنیا میں مُصیبت اٹھاتے ہو۔ لیکن خاطر جمع رکھو۔ میں دنیا پر غالب آیا ہوں۔“ (یوحنا باب ۱۶)

(۴) ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ (سورہ مومن رکوع ۴) (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷) (تحفۃ الندوہ صفحہ ۷) (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴)

اس آیت کی مُراد یہ ہے کہ جھوٹے اور مفتری پر خود ہی اس کے افترا کی مار پڑتی ہے۔ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ جلد ہلاکت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے ایک خراب درخت کی مانند کاٹ ڈالا جاتا ہے۔ اور اسکو اپنی مراد میں کبھی سرسبزی نصیب نہیں ہوتی۔ اس معیار کے لئے انجیل کی گواہی ملاحظہ ہو:۔

مسیح فرماتا ہے:۔

”جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں۔ مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچان لوگے ..... جو درخت اچھا

پھل نہیں لاتا۔ وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے (متی باب ۷) جو پودا میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا۔ جڑ سے اکھاڑا جائیگا۔ (متی باب ۱۵)

سی امر کی تائید اعمال باب ۵ سے بھی ہوتی ہے۔ حواریان مسیح کو دکھ دینے والے منکرین مسیح سے گملی ایل معزز علم شریعت یوں خطاب کرتا ہے:۔

"اے اسرائیلیو! ان آدمیوں کے ساتھ جو کیا چاہتے ہو۔ ہوشیاری سے کرنا۔ کیونکہ ان دنوں سے پہلے تھیوداس نے اٹھ کر دعویٰ کیا تھا کہ میں بھی کچھ ہوں۔ اور تخمیناً چار سو آدمی اس کے ساتھ ہو گئے۔ مگر وہ مارا گیا۔ اور جتنے اس کے ماننے والے تھے۔ سب تتر بتر ہو گئے۔ اور مٹ گئے اس شخص کے بعد یہوداہ گلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اٹھا۔ اور کچھ لوگ اپنی طرف کر لئے۔ وہ بھی ہلاک ہوا۔ اور جتنے اس کے ماننے والے تھے سب پراگندہ ہو گئے۔ پس اب میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو۔ اور ان سے کچھ کام نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو۔ کیونکہ یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہوا۔ تو آپ ہی برباد ہو جائے گا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے"۔

اب اے عیسائیو اور اے مسلمان بھائیو!

وعدے پورے ہو گئے۔ اور تمہارا موعود آ گیا۔ چاہیئے کہ ہمیں صحیفوں پر اسے پرکھو۔ جن پر تمام راست باز پرکھے جاتے ہیں۔ تم خوش ہو جاؤ۔ اور مسرت کے ساتھ حمد الٰہی کے گیت گاؤ۔ کہ تمہاری کتابوں کی پیشگوئیاں بھی پوری ہوئیں۔ اور تازگی بخش ایام آئے۔ عاشقان حق روحوں کی آواز سنو۔ جو پکار پکار کر کہہ رہی ہیں:

؎

ایہا العشاق اقبالِ جدید
در جہانِ کہنہ نو در رسید

مسیح موعودؑ کی نبوت کا عقیدہ

۲۰ رمئی ۱۹۰۹ء کے بدر جلد ۸ نمبر ۳۰ میں ایک ایڈیٹوریل بعنوان یاد ایام سلف نے نئے کیا تڑپا دیا چھپا ہے۔ اس کے آخر میں یہ سطور ہیں:۔

"اے مسیح موعود! تیری ہمت تیرا استقلال تیرا عزم اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی۔ کہ میں نبی ہوں مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھیں۔ اول یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ دوم یہ کہ میں نبی ہوں۔ آخر تو نے چار لاکھ انسان کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی"۔

کیا اس عبارت کو پڑھ کر ذرا بھی شبہ اس بات میں رہ سکتا ہے۔ کہ ۱۹۰۹ء میں چار لاکھ کی جماعت حضرت مرزا غلام مسیح موعودؑ کو نبی مانتی تھی۔ اگر یہ بات ٹھیک نہ تھی۔ تو کیوں اسوقت اس کی تردید نہ کی گئی۔ بحالیکہ یہ تحریر کسی معمولی نامہ نگار کی نہیں بلکہ ایڈیٹوریل ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ اخبار بدر بہت ذمہ وار اخبار سمجھا جاتا رہا۔ اگر یہ عقیدہ کہ مسیح موعودؑ نبی ہیں۔ ایک برباد کن اسلام و تباہ کن ملت عقیدہ ہوتا۔ جیسا کہ اب کہا جاتا ہے۔ تو چاہیئے تھا کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک جماعت میں شور مچ جاتا۔ اور تو اور خود قائد ملت پیغامیہ مولوی محمد علی صاحب بھی یہیں موجود تھے۔ اور بدر پر اچھا خاصا اثر رکھتے تھے۔ وہ حضرت مفتی صاحب سے کہہ سکتے تھے۔ بحیثیت سکرٹری صدر انجمن احمدیہ بہت کچھ کر سکتے تھے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں اس کے متعلق مرافعہ کر سکتے تھے۔ مگر اسوقت تو سب نے اپنی خموشی بلکہ ہمنوائی سے تصدیق کی تو اب یہ تغیر کیسا؟ کہا جا سکتا ہے کہ نبی کا لفظ مجازی طور پر استعارۃً کے رنگ میں غیر نبی اور محدث کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مگر یہ فقرات کہ "اور نبیوں کے لئے تو" اور "تیرے لئے دو مشکلیں تھیں۔ اول یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے"۔ ان معنوں میں استعمال نہیں ہونے دیتے۔ محدث کے لئے اور نبیوں کے لئے کی مثال کس طرح درست ہو سکتی ہے اور ایک محدث کے لئے یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے لئے یہ مشکل بھی کہ پہلے ثابت کرنا پڑتا تھا کہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ محدث اور اولیاء اللہ کے ہونے کے تو جمہور اہل اسلام قائل ہیں۔

کیا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بتائینگے کہ اب جو اس قدر غوغا کر رہے ہیں۔ اسوقت کیوں کلوروفارم سونگھ لیا تھا۔

(الحکم)

اخبار تیج کی ستم ظریفی

اخبار تیج مورخہ ۹ رفروری ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۲ کالم ۱ میں ایک نہایت جھوٹے اور سنسنی خیز عنوان "ایک ارشدھ شدہ راجپوت کے ساتھ قادیانیوں کی شرارتیں" کے نیچے ایک ایسا مبالغہ و مغالطہ آمیز مضمون شائع کیا گیا ہے۔ کہ اس کے ہر ایک لفظ سے جھوٹ کی نجاست کی بدبو آ رہی ہے۔ علاقہ راجپوتانہ میں جتنے بھی ہمارے مبلغ کام کر رہے ہیں ان کی طرف سے فرداً فرداً مفصل رپورٹیں آتی ہیں اور ان رپورٹوں میں اس واقعہ کا کوئی ذکر تک نہیں اس لئے اس مضمون کو دیکھتے ہی ہم نے سمجھ لیا تھا کہ اس طول طویل واویلا کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ بلکہ صرف ہمارے قدیمی کرمفرما۔ مسٹر تیج نے حسب عادت محض افترا پردازی سے کام لیکر ہمارے دل کو دکھانے اور دنیا کو دھوکا دینے کی ناپاک کوشش کی ہے تاہم مزید تسلی کے لئے ہم نے اپنے مبلغ انچارج علاقہ بیاور کو لکھا کہ اگر کوئی واقعہ ایسا ہوا ہو تو اصل حقیقت سے مطلع کریں۔ سو کل ان کی طرف سے جواب آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ "ہمارے زیر اثر مواضعات میں نہ تو کہیں کوئی آریہ اس عرصہ میں نظر پڑا ہے۔ اور نہ ہمارے ساتھ ایسا موقعہ پیش آیا ہے ہماری طرف اس قسم کی مذبوحی حرکات کو منسوب کرنا سخت جھوٹ ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔ اس سے ناظرین بآسانی خود اندازہ لگا لیں کہ آریہ اخبارات مبلغان اسلام کے خلاف زہر اگلتے وقت کس امانت و دیانت یا کس انسانیت

مذہبی تبلیغ اور اس میں کامیابی

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں میں نے بتلایا ہے کہ مذہبی سکھوں میں تبلیغ کو کامیاب بنانے کیلئے کس طرح کام شروع کیا گیا تھا۔ اور اللہ تعالے کے رحم اور فضل سے نہ کسی اپنی کوشش سے اس کا کیا نتیجہ ہوا اور اب نظارت تعلیم و تربیت کو کس قسم کی مدد کی ضرورت ہے۔ اور اس کے متعلق کیا تحریک اٹھائی گئی تھی۔ اور کتنے احباب نے اس تحریک پر لبیک کہا پیشتر اس کے کہ احباب کے سامنے لبیک کہنے والوں کے نام اسوۂ حسنہ کے لئے پیش کروں۔ میں اس ضمن میں شکریہ کے طور پر ان احباب کی خدمات کا خاص طور پر ذکر کر دینا اس لئے بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ تا احمدی تاریخ محفوظ رہے۔ اور آنے والی نسلوں میں ان کا نام مبارک نام اور عمل بطور یادگار عبرت و سبق قائم رہے۔ مگر پیشتر اس کے کہ ان کا ذکر کروں۔ میں کسی طرح بھی اس حق کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر رکھوں تو اپنے آپ کو یا عمداً دھوکا دونگا یا ایک زندہ وجدان کا خون کرونگا۔ کہ اس مذہبی تبلیغ کو کامیاب بنانے والے اصل اسباب وہ ہیں۔ جو ہمارے علم و قدرت اور تصرف سے بالکل بالا ہیں۔ مثلاً فتنہ ارتداد ملکانہ اور اس کے انسداد کے متعلق حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تحریک ہونا۔ اور اس کے لئے دفاع و خطر ہجوم کی تدبیر کرنا۔ اس اثناء میں سردار خزان سنگھ صاحب کے متعلق علم ہونا اور پھر سردار صاحب موصوف کی ابتدائی تربیت جس نے انہیں اسلام سے ایک لگاؤ پیدا کر دیا۔ احمدی جماعت کی خصوصیات کا ان کے دل پر پوشیدہ طور پر اثر کرنا۔ تمام قوم کا مل کر انہیں اپنا گرو تسلیم کرنا۔ ان کا اپنی قوم میں ذاتی نفوذ اور قوم کا ان کے دست تنظیم برباد ہونا۔

غرض اس قسم کے ایسے باریک در باریک اسباب ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علم الٰہی کے ماتحت ایک مدت پہلے ہی سے کام کرتے رہے ہیں۔ کہ جو اگر نہ ہوتے۔ تو ہماری کوششیں ہیچ تھیں۔ چاہیئے کہ انسان ان کو نظر انداز نہ کرے۔ اور اپنے کسی عمل پر نہ اترائے۔ کیونکہ حقیقی معرفت کا یہ ایک ایسا راز ہے۔ جو اگر سمجھ آ جائے۔ تو انسان کو اس کے دھوکوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ڈھال کا کام دیتا ہے۔ لہٰذا میں جہاں اس بات کا شکریہ کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس نے اپنے فضل سے اپنی قدرت نمائی کے معجزہ سمجھنے کی ہمیں توفیق بخشی ہے۔ میں اس بات کا بھی شکریہ کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ کہ ہمارے اپنے صیغے کے مستقل کارکنوں کے علاوہ جن دوستوں نے اس مذہبی تبلیغ میں مدد دی ہے۔ وہ مدد بھی ایک نہایت ہی قابل قدر مدد تھی۔ اور یہ آنریری مبلغ اگر خدا تعالیٰ کا حمد و شکر کریں۔ اور احباب ان کے کام کو قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں تو بجا ہوگا۔ اور بالکل درست ہوگا۔ زندہ قوم کی یہ بھی ایک علامت ہوتی ہے۔ کہ اس کی غیرت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کا کوئی عمل بھی زمانے کی دست برد سے نسیاً منسیا ہو کر ضائع ہو جائے۔ ان دوستوں میں سب سے پہلے قابل ذکر دوست جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب۔ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور جنہیں تبلیغ کی ایسی دھن رہتی ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اسی کام کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ انہیں اسی غرض کے لئے اسلام میں لایا تھا۔ جب سردار خزان سنگھ صاحب مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو پوشیدہ طور پر اسلام کا زبان سے اقرار کر چکے۔ تو یہ تجویز قرار پائی۔ کہ کشدے میں جو کہ ان کا قرار گاہ ہے ان کے چیلے داروں کی پنچایت کی جائے۔ اور انہیں سمجھایا بجھایا جائے۔ کہ اسلام کیا ہے۔ اور اسمیں تمہاری کس طرح نجات ہے۔ چنانچہ تین دسمبر ۱۹۲۳ء کو وہاں ایک جلسہ قرار پایا۔ اور اسمیں تقریر کرنے کے لئے بعیت امیر جماعت حافظ روشن علی صاحب جناب میر محمد اسحاق صاحب و جناب شیخ محمد یوسف صاحب اور شیخ عبدالخالق صاحب کو روانہ کیا گیا۔ اور ان کے علاوہ جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے (سابق مہر سنگھ صاحب) کو بھی وہاں اسی کام کے لئے پہلے ہی سے بھیجا گیا تھا۔ یہ سب دوست متفقہ طور پر دارو جنہوں پر اپنا نیک اثر ڈالیں۔ چنانچہ وہاں جناب شیخ محمد یوسف صاحب نے ایک نہایت عمدہ تقریر کی۔ جس کا اثر حاضرین پر بہت گہرا ہوا۔ یہاں تک کہ بعض لوگ رو ہی پڑے۔ ایسا ہی دوسری تقریریں جن کا اثر بھی نتیجہ خیز تھا۔ اور آخر مشورہ ہو کر قرار پایا۔ کہ جلسہ سالانہ پر سردار صاحب بمعہ حاضرین کے اپنے اسلام کا اعلان کرینگے۔ اور پھر وقتاً فوقتاً یہ دوست اپنے مشوروں سے اس کام میں مدد دیتے رہے۔ رات کو دن کو۔ سردی اور بارش میں۔ جس وقت مطالبہ کیا گیا۔ اسی وقت انہوں نے اپنے اخلاص کا اظہار کیا۔ اس وقت جو آخری دیوان سکھ صاحبان کا ہوا۔ اس میں بھی جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب نے نہایت ہی خوبی کیساتھ اپنی تقریروں کو نبھایا ہے۔ اور اکالی معترضین کو متانت سے جواب دیئے۔ یہاں تک کہ جو رپورٹیں اسوقت تک مجھے پہونچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود اکالی صاحبان کے پرانے اعتقادات میں ایک تزلزل و اضطراب واقع ہو گیا ہے۔ اور ان کے یہ الفاظ ہیں۔ کہ اصل میں ہماری جہالت نے ہمیں اسلام سے دور رکھا۔ اور اب ہم کو اسلام کی برادری میں داخل ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہی گرو بابا نانک صاحب کا مذہب تھا۔

جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب متواتر تین چار ماہ سے اس خدمت میں خود بخود اپنے شوق سے حصہ لے رہے ہیں یہاں تک کہ ادھر سے صبح سویرے مع نماز سے فارغ ہو کر اور ادھر شام کی نماز کے بعد خود چل کر میرے مکان پر آتے۔ اور جو کچھ مجھے کرنا چاہیئے۔ اس کے متعلق مجھے مشورہ دیتے۔ ان دو دوستوں کا میں کماحقہ شکریہ ادا کرتے ہوئے ذیل میں ان دوستوں کا نام درج کرتا ہوں جنہوں نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ کی ندا پر لبیک کہی۔ اور میری تحریکوں پر حاضر ہوتے ہوئے جواب دیا۔ میں ان سب دوستوں کا تہ دل سے مشکور ہوں کیونکہ ایسے اڑے وقت میں اور ایسے مشکل کام میں انہوں نے ہاتھ بٹایا ہے۔ کہ اگر وہ کچھ ہمت نہ کرتے تو مجھے ڈر تھا۔ کہ ہماری ادھوری کوششوں کا نتیجہ بالکل ہی صفر ہوتا۔ ہمیں اب یہ سن کر اطمینان سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ کہ سردار خزان سنگھ صاحب مسلمان ہو گئے۔ اور ان کیساتھ

دو ہزار سکھ اسلام میں داخل ہوئے۔ ہمارے سامنے کام ایک بہت بڑے پہاڑ کی طرح آن کھڑا ہوا ہے۔ اور جب تک ہم سب کے سب مل کر متحدہ کوشش سے اس کو تمام کرنے کیلئے سارا زور نہیں لگا دینگے۔ یہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر ہم اس کے کرنے میں گھڑیوں کا انتظار کریں گے۔ تو جتنا کیا کرایا ہے۔ ڈر ہے۔ کہ کہیں وہ بھی (اللہ نہ کرے) سارے کا سارا ھباءً منثورا ہو جائے۔ احباب خدا کیلئے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ اور خدا کے لئے تمام جنجالوں کو ایک پندرہ دن کیلئے اتار پھینکیں اور خدا کے لئے اس مقدس کام کو ہمہ تن ہو کر جس قدر کہ آپ سے ہو سکتا ہے کر دیں۔ پندرہ دن کوئی بڑی بات نہیں۔ اور ایک بچے کے معمولی تعلیمی اخراجات کوئی شے نہیں۔ کتابیں نہ سہی کاغذ سہی۔ کاغذ نہ سہی۔ سلیٹ تختی سہی۔ سلیٹ تختی نہ سہی۔ قلم دوات سہی۔ قلم دوات نہ سہی۔ تو ان کے کپڑے صاف کرنے کے لئے صابون ہی سہی۔ جتنا ہو سکتا ہے اتنا ہی سہی۔ اگر کچھ نہ سہی تو درد بھرے دل سے ہم کام کرنے والوں کے لئے دعا سہی۔ کہ جگ کا داتا ہمیں اپنے خزانوں سے دے۔ اور ہم اس کی راہ میں۔ اَوْر۔ اور اَوْر خرچ کریں۔ اللہ تعالےٰ کی باتیں ٹلنے کی نہیں۔ مگر حیف ہے۔ اس زندگی پر جس نے کسی طرح بھی اپنے خدا کی مرضی پوری نہ کی۔

ناظر دعوت تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ زین العابدین ولی اللہ شاہ

نام ولی اللہ	تبلیغی معاونت	تعلیمی معاونت
دین محمد صاحب مستری	۱۵ دن	۵ روپے ماہوار
جناب مولوی عبدالغنی صاحب ناظر بیت المال	x	ایک بچے کے اخراجات
حضرت سید سرور شاہ صاحب	x	//
علی اصغر صاحب	x	//
جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب	۱۵ دن	x
مولوی غلام محمد صاحب	//	x
مولوی شیخ محمد صاحب	//	x
ماسٹر مولا بخش صاحب	//	ایک بچے کے اخراجات
اللہ دین صاحب بھاگووال	x	۴ روپے
مستری گوہر دین صاحب	۱۵ دن	۱۰ روپے
منشی برکت علی صاحب	۱۵ دن	تیسری جماعت کی کتابیں
مولوی عبدالواحد صاحب	//	x
ماسٹر مامون خانصاحب	//	x
چوہدری حاکم علی صاحب	//	ایک بچے کے اخراجات
چوہدری علی محمد صاحب	//	//
مولوی محمد حسین صاحب	//	x
مولوی عبدالوہاب صاحب	//	x
مولوی جلال الدین صاحب	//	x
حکیم غلام غوث صاحب امرتسر	x	ایک بچے کے اخراجات
بابو عبدالمجید صاحب سیکرٹری تبلیغ دہلی	۱۵ دن	//
مولوی محمد صادق صاحب	//	x
حافظ محمد حسین صاحب محلہ دارالرحمت	//	ایک بچے کے اخراجات
قاضی عطاء اللہ۔ بی اے امرتسر مدرسہ احمدیہ	//	//
نور محمد صاحب خادم حضرت صاحب	x	تعلیمی امداد
بابو جعفر صادق صاحب سیکرٹری بغداد	x	ایک بچے کے اخراجات
منشی برکت علی صاحب	x	//
شیخ عبدالعزیز صاحب حرم کوٹ	x	//
خواجہ محمد امین صاحب نو کا نذار قادیان	۵ دن	//
جناب حافظ روشن علی صاحب	x	//
مرزا مہتاب بیگ صاحب	x	//
منشی محمد دین صاحب	۱۵ دن	//
سید احمد نور صاحب افغان	//	//
بابو فخر الدین صاحب کیمپ کور لاہور	//	//
سید محمود عالم شاہ صاحب کلرک بیت المال	x	//
اہلیہ مرزا گل محمد صاحب	۱۵ دن	//
حضرت قاضی امیر حسین صاحب	x	//
مولوی غلام رسول صاحب	x	//
مولوی سکندر علی صاحب	۱۵ دن	//
ماسٹر عبدالعزیز خانصاحب	//	دو روپے
قاضی عبدالرحمٰن صاحب کلرک دفتر دعوت و تبلیغ	//	//
ماسٹر نذیر احمد صاحب۔ استاد مدرسہ احمدیہ	//	یکم جولائی سے تعلیمی اخراجات
مولوی شاہزادہ صاحب	//	ایک مہینے کے //
محمد دین صاحب لنگر خانہ	x	دو روپے
مولوی عبدالرحمٰن صاحب	۱۵ دن	x
مولوی محمد شاہ صاحب	//	x
بابا فضل کریم صاحب	//	x
عبدالغنی صاحب گوکھووال	//	x
نصیر الدین صاحب قادیان	//	x
بشیر احمد صاحب جٹ	//	x
یوسف شاہ صاحب	//	x
ظفر محمد صاحب	//	x
رحمت اللہ صاحب	۲ دن ماہوار	x
محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر	۱۵ دن	ایک بچے کے اخراجات
ماسٹر محمد علی صاحب	//	x
عبدالرحیم صاحب ورق ساز	//	x
مولوی ظفر اسلام صاحب	//	x
محمد دین صاحب زرگر	//	x
احمد دین صاحب نیاریہ	//	x
عبدالعزیز صاحب معمار	//	x
امام الدین صاحب سکنہ چھیاری اضلاع	//	x
صوفی محمد یعقوب صاحب	//	x

ھل من مزید!

زین العابدین۔ ولی اللہ۔ ۱۵ر فروری ۱۹۲۴ء

زکوٰۃ کی ادائگی

زکوٰۃ کی ادائگی ایک نہایت ضروری مذہبی فرض ہے جس کی بجا آوری ہر صاحب نصاب مرد و عورت پر لازمی ہے۔ مگر عام طور پر اس بارے میں سستی کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلانے کا خاص ارشاد فرمایا ہے۔ اگر باوجود اطلاع ہو جانے کے اب بھی کوئی شخص اس کی ادائگی سے پہلو تہی کرے گا۔ تو اس کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ تمام احمدی جماعتوں کے کارکن اصحاب دیگر احباب کو اعلان سے آگاہ کریں۔

خاکسار:۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

مماثلتِ یہود اور صداقتِ مسیح موعود

ہر موقع مناسب پر ہم اپنے غیر احمدی دوستوں کو انکی حالتِ زار سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ الفضل مجریہ ۱۰ جولائی ۱۹۲۲ء میں نے مماثلتِ یہود کے وہ اقرار دکھائے تھے۔ جن کو ہمارے دوستوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا تھا۔ بہ نیت اصلاح آج پھر ہم اپنے غیر احمدی دوستوں کو اس نازک مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ پہلے جناب حالی کا مسدس ملاحظہ ہو

نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر
کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر
ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہی جو کتاب اس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

اس کا مطلب بلا کسی تاویل کے صاف ہے کہ مسلمانوں میں اگر آج کوئی نبی پیدا ہو۔ تو اس نبی کو جو کتاب دی جائے۔ اس میں اہل اسلام کی حالت کا بعینہٖ وہی فوٹو ہوگا۔ جو قرآن کریم نے یہود اور نصاریٰ کا کھینچا ہے اگر اس میں تامل ہو۔ تو تفصیل وار سنئے اور دیکھئے کہ قرآن کریم یہود کے متعلق کیا فرماتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنی شہادتیں اور اپنی حالتیں ملاحظہ میں لیجئے

(۱) وامنوا بما انزلت مصدقا لما معکم ولا تکونوا اول کافر بہ (ترجمہ) اور ایمان لاؤ اس چیز پر جو پورا کرتی ہے۔ ان نشانات کو جو تمہاری کتاب میں مذکور ہیں۔ اور پہلے ہی اس کا انکار نہ کرو (بقرہ رکوع ۵) وہ موعود مسیح جس کا ظہور تورات کی پیشگوئیوں کا مصدق تھا۔ یہود میں ظاہر ہوا۔ مگر یہود نے باوجودیکہ پیشگوئیاں اور نشان پورے ہوئے۔ اس مسیح کو قبول نہ کیا۔ اور اپنی خود ساختہ باتوں کے پیچھے پڑے رہے افسوس کہ آج آپ لوگ بھی اپنے موعود کو قبول کرنے سے یہود کی مانند محروم رہے۔ اور اپنی بے جا باتوں پر ضد کرتے ہیں *

(۲) ولا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا (ترجمہ) اور مت لو بمقابلہ میرے احکام کے معاوضہ حقیر کو (بقرہ ع ۵) مگر ہمارے دوستوں نے ٹھیک اسی کسب میں کمال دکھایا۔ چنانچہ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب اعظم گڈھی تلمیذ مولوی محمد بشیر سہسوانی فرماتے ہیں:- "یہ لوگ (علماء) اپنی کمائی کے لئے ہم کو بھائیوں سے دشمن بناتے ہیں اور خوب آپس میں لڑاتے ہیں۔ اور آپ روپیہ کما کر مزے اڑاتے ہیں۔ اور حویلیاں بناتے ہیں۔"
(از اشتہار مطبوعہ ستارہ ہند پریس دہلی)

(۳) ولا تلبسوا الحق بالباطل وانتم تعلمون بقرہ ع ۵ (ترجمہ) اور مخلوط مت کرو حق کو ناحق کے ساتھ۔ اور پوشیدہ بھی مت کرو حق کو۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔ بعینہٖ یہی حالت آج کل علماء کی ہو رہی ہے۔ چنانچہ ایک غیر احمدی اشتہار مطبوعہ پشاور میں غیر احمدی علماء کے متعلق لکھا گیا کہ:-

"اگر یہ ملاں یعنی بگھیار شکم پرور۔ رشوت ستان کو پورا پورا حکم خدا اور رسول صلعم سنائیں۔ تو کھول رشوت کھاویگا۔ ملاں صاحب قسم ہے۔ خدا کی تم نے دین کو برباد کر دیا۔"
(از اشتہار سیف محمدی مطبوعہ وکٹر پریس)

(۴) اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم۔ کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیکی کا۔ اور بھول جاتے ہو اپنے نفسوں کو۔ بعینہٖ یہی حالت آج کل علماء کی ہو رہی ہے چنانچہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث اپنے اخبار مجریہ ۲۳ جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۶ زیر عنوان "علمائے اسلام" لکھتے ہیں:-
"علمائے عظام کی طرف نظر اٹھایئے تو ممبروں پر صلاح و تقویٰ کے وعظ۔ انجمنوں میں اتفاق و اتحاد کی گفتگو۔ مگر بقول شخصے ؎ واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند۔ چوں بخلوت میروند آں کارِ دیگر میکنند۔" بلفظہٖ

(۵) وضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ (ترجمہ) اور ماری گئی اوپر ان کے ذلت اور خواری (بقرہ ع ۷) بعینہٖ یہی حالت آج کل اہل اسلام کی ہے۔ چنانچہ اشتہار "جمعیۃ العلماء بہار کا غیر معمولی اجلاس" مطبوعہ مطبع بانکی پور کی سطر ۴۔ ۵ میں لکھا ہے:-
"تم نے آج تک یہودیت کی راہ اختیار کی۔ اور اسی پر چلے۔ اور اسی سے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے عذاب میں مبتلا ہوگئے۔" (بلفظہٖ)

اور سنئے مولانا ابو الفضل محمد سعید الرحمٰن صاحب دہلوی فرماتے ہیں:-
"صاحبان! اب آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ تنزل کا کوئی دقیقہ باقی ہے؟ بے علمی پست ہمتی اور یہ بھی اسی حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ قوم کے ایک دو متنفس نہیں۔ بلکہ بچے سے لے کر غریب تک اور امیر سے لے کر بوڑھے تک اس بلائے بے درمان میں غرقاب ہیں۔" (بلفظہٖ)
(ملاحظہ ہو روئداد مدرسہ مظہر اسلام ص ۲۶ بابت ۱۳۳۲ ہجری)

(۶) کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون (ترجمہ) تھے ایک دوسرے کو نہ منع کرتے برے کام سے کہ کرتے تھے (پارہ ۶ مائدہ رکوع ۱۱) اسپر حکیم محمد سعید الرحمٰن دہلوی فرماتے ہیں:-
"اور مزا یہ ہے کہ شومئی اعمال نے یہ حالت پہنچائی ہے کہ ہر ایک حال اور عیوب جن کو ہم کبھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آج ان کو فخر سے ہی نہیں دیکھتے۔ بلکہ اپنی عزت کا سرمایہ سمجھے ہوئے ہیں۔"
(ملاحظہ ہو روئداد مذکورہ بالا ص ۲۶)

(۷) قالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاریٰ (ترجمہ) کہتے ہیں۔ جنت میں تو یہود یا نصاریٰ ہی داخل ہونگے (پارہ ۱ ع ۱۳) ٹھیک اسی طرح اگرچہ باقی علماء نے علماء احناف کو جہنمی کیا۔ تو مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے دیوان حدائق بخشش میں فرمایا ؎
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

(۸) قالوا قلوبنا غلف بل لعنھم اللہ بکفرھم (ترجمہ) کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں (نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کی ہے (پارہ ۱ ع ۱۱)

بعینہٖ یہی قول منکرین مسیح موعود کا ہے۔ جنکی کہ وہ مسیح موعود کے خلاف روز روشن کی طرح کھلی ہوئی بات ماننے کو بھی تیار نہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انکار میں غلو ہے۔ چنانچہ راس المنکرین ایڈیٹر اہلحدیث فرماتے ہیں:-

"میں (ثناء اللہ) بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی نسبت میرا ایسا ایمان ہے۔ کہ اگر وہ دن کی دوپہر کے وقت کو دن کہتے۔ تو مجھے شبہ ہو جاتا تھا کہ کہیں رات نہ ہو"

(از مرقع قادیانی بابت ماہ جولائی ۱۹۰۸ء حاشیہ صفحہ ۱۰)

(۱۱) افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض (ترجمہ) کیا تم کتاب کے بعض حصے کو مانتے اور بعض کا انکار کر دیتے ہو (پارہ ۱ ع ۱۰) چنانچہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس! آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے" (اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۹ کالم ۱)

(۱۲) لما تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام (ترجمہ) اپنی زبان سے کسی چیز کو حلال اور کسی چیز کو حرام قرار نہ دو۔ (نحل ع ۱۵) موجودہ مسلمانوں نے سود کو عملاً جائز قرار دیا۔ تصدیق کے لئے ملاحظہ ہو۔ رسائل ذیل۔

"علم المعیشت۔ مسئلہ سود و تجارت قومی مسئلہ سود پر علماء مصر کی بحث۔ روض الربیٰ فی حقیقۃ الربیٰ رسالہ جواز سود۔ نوٹ کے متعلق سب مسائل فتاویٰ عزیزی۔ صحیفہ حرمت تاریخ سود انگریزی۔ محمڈن سوسائٹی۔ رسالہ حسن العزیز جلد ۵ نمبر ۵ صفحہ ۲۷ [illegible] اصلاح مسئلہ سود اور مسلمانوں کا مستقبل وغیرہ" تلک عشرۃ کاملۃ

بالآخر ہم اپنے غیر احمدی دوستوں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے حالات پر لحظہ بہ لحظہ نظر ڈالتے رہیں اور اصلاح کی جانب جلد متوجہ ہوں اور اصلاح کا وہی طریق ہو۔ جو ابتدا سے خدا نے مقرر فرمایا ہے موعود مصلح آگیا آپ بھی اسکے سایہ میں آکر اصلاح حاصل کریں

بس اپنا فرض دوستو ہم کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

مکتوبات امام

(مرسلہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب۔ افسر ڈاک)

ایک صاحب نے لکھا تھا کہ میں تبلیغ یا تقریر کرتے وقت بعض دفعہ گھبرا جاتا ہوں۔ اس کے دور کرنے کی کیا تدبیر اختیار کروں۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے لکھوایا:-

یہ عادت کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ جس کو عادت نہ ہو۔ اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ متواتر ایسے حالات میں ڈٹ رہنے سے اس کی عادت پڑ جاتی ہے اس کا معرفت اور تقویٰ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ سوائے اس کے کہ انسان کے دل میں بدظنی اور سُستی پیدا ہو۔ تب بے شک اس کا تقویٰ کے ساتھ تعلق ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت بعض لوگ لکھتے ہیں کہ پہلے ایام خلافت میں جب پہلے خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو خطبہ کر ہی نہیں سکے۔ اور یہ کہہ کے بیٹھ گئے کہ میری خاموشی ہی خطبہ ہے۔ مگر آہستہ آہستہ وہی عثمان رض ہیں۔ جن کے خطبے بڑے بڑے زبردست ہیں اور آج تک محفوظ ہیں۔ اور پڑھے جاتے ہیں۔ اور ان کو پڑھ کر انسان کے اوپر اثر ہوتا ہے۔

مباہلہ میں چالیس آدمی

آپ کا ملفوف حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔ اگر شرائط مباہلہ کے مطابق وہ مباہلہ کرنا چاہیں۔ اور اگر کم سے کم چالیس آدمی اس بات کا اقرار کریں کہ ہم مباہلہ کے نتیجہ کو قبول کرینگے۔ اور احمدی بن جائیں گے تو بے شک مباہلہ کرلیں۔ والسلام

دم کرنے کے متعلق

ایک صاحب نے لکھا کہ حضور کی خدمت میں اگر کوئی چیز دم کرنے کے لئے (مثلاً سرمہ) بھیجی جائے تو حضور کی اس میں کیا رائے ہے۔

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:-

میں تو دم کا ایسا قائل نہیں ہوں۔ دم جو ہیں۔ تو بیماری والے مریض پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ عقلاً اس کا فائدہ اور اسکی حکمت معلوم ہوتی ہے۔ باقی چیزوں پر دم کر کے بھیجنا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے گو اس میں بھی بعض حالات میں فائدہ ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے بعض ایسے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو خطرناک ہیں۔ ان کا فائدہ کم ہے اور نقصان زیادہ ہے۔ یہ رُوحانیت پر ایسا اثر ڈالدیتی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔ اور انسان مادی چیزوں کی طرف ہی راغب ہو جاتا ہے۔ دم کی مثال بالکل اس شخص کی ہے جیسے کوئی شخص کسی افسر کے پاس اپنے کسی کام کے لئے درخواست کرنے کے لئے جاوے۔ اور بجائے اسکے کہ خود اس کو بار بار توجہ دلائے۔ اس کو کہدیوے کہ اپنی میز پر ایک کاغذ لکھ کر رکھ چھوڑیں جس سے میرے معاملہ کی یاد تازہ ہوتی رہے۔ یہ چیزیں انسان کو دعا سے غافل کر دینے والی ہیں۔ اور خدا کی طرف بار بار رجوع کرنا جو ایمان کی جڑ ہے۔ اس سے انسان کو دور کر دیتی ہیں۔

صداقت کے لئے مشقت

آپ کے خط کے جواب میں حضور فرماتے ہیں کہ مسلمان تو بہت ہی تکالیف اٹھا کر بنتا ہے۔ مجھے تو بہت خوشی ہوئی کہ آپ داخل ہو گئے ہیں۔ جب تک کوئی شخص تکلیف اور مشقت نہیں برداشت کرتا۔ اسوقت تک وہ کسی کام کا نہیں ہمیشہ زمانہ ایک جیسا نہیں رہتا۔ فردی مشکلات آدیں یا نہ آدیں۔ قومی مشکلات اور دقتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور ایسے موقع پر وہ لوگ جو تکلیف برداشت کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔ باوجود اپنے اخلاص کے بسبب عادت کے فرائض کے نااہل ثابت ہوتے ہیں اور جماعت اور ملت کی خدمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ضرور آدمی کو مشقت اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے

چالیس ہزار کی تحریک میں پہلی قسط

مورخہ ۱۵ر فروری ۲۴ء کو حضرت اقدس کی تحریک چالیس ہزار خطبہ جمعہ میں دارالامان میں سنائی گئی تھی کچھ احباب نے اس وقت نام درج کرائے تھے۔ اور اس کے بعد بھی کچھ فہرست ملی ہے۔ جو اس ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ باقی فہرست قادیان کی طیار ہو رہی ہے بیرونی جماعتوں سے ابھی مکمل فہرست تو کسی سے ملی نہیں ہے۔ لیکن بعض رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ طیاری فہرست کا کام جاری ہے۔ میں جماعت کے عہدہ داروں سے خصوصیت سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی مکمل فہرستیں جلد تر ارسال کریں۔ اور کسی احمدی کو اس تحریک سے باہر نہ رکھا جاوے۔ کیونکہ جب تک کل احباب کو اس تحریک میں شامل نہ کیا جاوے گا۔ کامیابی محال ہے۔

۱۵ر فروری ۲۴ء تک کی فہرست موصولہ جماعت قادیان شائع کی جاتی ہے۔

خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب ناظر امور عامہ ۔۔۔ ۷۵
خاکسار عبد المغنی ناظر بیت المال ۔۔۔ ۳۰
مولوی عطا محمد صاحب ۳ وصول ۔۔۔ ۹
سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ½ تنخواہ
قاضی نور محمد صاحب بیت المال ۵ وصول ۔۔۔ ۱۱
قاضی عبد الرحمن صاحب دفتر دعوت و تبلیغ ۔۔۔ ۱۰
صوفی محمد یعقوب خاں صاحب نور ہاسپٹل ۲۰ وصول سالانہ آمدنی ½ چندہ دیا ہے ۔۔۔ ۴۰
مستری نعمت اللہ صاحب موذن جمعہ ۔۔۔ ۱۰
ماسٹر محمد علی صاحب ہائی سکول آمدنی کا ½
مستری محمد افضل صاحب دوکاندار ؍؍
خیر الدین صاحب دری باف دار الضعفاء ۔۔۔ ۶
نور محمد صاحب خادم حضرت اقدس ۔۔۔ ۵
سید ناصر شاہ صاحب ۔۔۔ ۱۵
مائی کاکو دو بالیاں طلائی
عبد اللہ کشمیری ۔۔۔ ۱۰ وصول
گلاب کشمیری والد عبد اللہ ۔۔۔ ۵
مولوی ظہور حسین صاحب ۹-۵-۶ باقی ؍؍
ماسٹر نور الٰہی صاحب ۔۔۔ ۱۵ وصول
منشی امام الدین صاحب پٹواری ۔۔۔ ۹ ۲ وصول
غلام قادر چپڑاسی ۔۔۔ ۱ وصول
ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب ½ تنخواہ کا
عبد اللہ صاحب جلد ساز ۔۔۔ ۱۵
میاں حاکم دین صاحب ۔۔۔ ۱۷
حسن محمد صاحب ۔۔۔ ۸
منشی غلام محمد صاحب ۔۔۔ ۸
نصیر الدین صاحب دار الضعفاء ۔۔۔ ۴
عبد الاحد کشمیری ۔۔۔ ۱
امام بخش صاحب مہمان خانہ ۔۔۔ ۱۰
مرزا مہتاب بیگ صاحب ۔۔۔ ۱۰
حکیم عبد العزیز صاحب ہائی سکول ۳ وصول ۔۔۔ ۱۰
منشی عبد الرحیم صاحب امور عامہ نصف تنخواہ فروری ۲۴ء
میاں فضل محمد صاحب دوکاندار ۔۔۔ ۵
قاضی عبد الرحیم صاحب ۔۔۔ ۹
محمد شاہزادہ صاحب مولوی فاضل ½ وظیفہ
مولوی محمد اسماعیل صاحب مدرس ؍؍
منشی محمد الدین صاحب محرر مقبرہ ۔۔۔ ۷
میاں عبد الحئی صاحب کپور تھلہ ۔۔۔ ۵
حافظ جمال احمد صاحب ½
بابو نور محمد صاحب کلرک امور عامہ ½
رسالدار خدا داد خاں صاحب ۔۔۔ ۲۷
محمد اکرم صاحب قادیان ۔۔۔ ۳ وصول
محمد صدیق ملازم میر صاحب ۔۔۔ ۱
مستری گوہر الدین صاحب ½ حصہ آمد
سجائی محمود احمد صاحب کمپونڈر نصف تنخواہ
منشی نور احمد خاں صاحب محرر لنگر خانہ ۔۔۔ ۹
منشی ممتاز علی خاں صاحب ۔۔۔ ۱۰
مولوی غلام نبی صاحب ۳-۵-۱۳
سید محمد علی شاہ صاحب کاٹھ گڑھ ۔۔۔ ۶
میاں شیر محمد صاحب دوکاندار ۔۔۔ ۱۰
مولوی ظفر اسلام صاحب ۔۔۔ ۸
منشی محمد صالح صاحب ۶-۸- فروری
محمد عاقل صاحب ۔۔۔ ۵
محمد حسین صاحب درزی ۔۔۔ ۵
چوہدری غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ۔۔۔ ۳۴
محمد یحییٰ خانصاحب ۔۔۔ ۱۴
عبد الرحیم صاحب ورق ساز ۔۔۔ ۵
ملک غلام حسین صاحب قادیانی ۔۔۔ ۳
مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۔۔۔ ۱۶ اپریل سے وضع ہو
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۔۔۔ ۱۵
منشی نذیر حسین صاحب مدرس احمدیہ ½
ماسٹر مولا بخش صاحب ½
حافظ محمد حسین صاحب قادیان ۔۔۔ ۲۰
حافظ ابراہیم صاحب ۔۔۔ ۵
بوٹے خاں صاحب ۔۔۔ ۳
چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ۔۔۔ ۳۴
مولوی اللہ دتا صاحب جالندھر ۔۔۔ ۱۱

کل میزان ۶-۳-۶۶۰

نقد وصولی ۵-۱۸۸ اب تک جماعت قادیان کی ہو چکی ہے۔

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

صحیح باتیں

الفضل جلد ۱۱ ۶۶ میں حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا مکتوب شائع ہوا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش نہوا تھا۔ بلکہ براہ راست دفتر الفضل میں آیا تھا جسکی نقل جناب مولوی مہر محمد خانصاحب نائب مدیر الفضل نے لی تھی۔

اخبار الفضل مورخہ ۱۵ر فروری میں ایک "اطلاع" کے نیچے تحریر ہے کہ ملتان کالج میں "امسال" ایف اے پاس اصحاب داخل کئے جاوینگے۔ "اطلاع" میں یہ خبر تو بالکل ٹھیک ہے، کہ انٹرنس کا داخلہ بند ہے۔ لیکن پہلی خبر صحیح یوں ہے۔ کہ امسال یعنی مئی ۲۴ء میں ملتان کالج کا داخلہ بی۔ اے کی کلاس کیلئے قطعاً بند ہے۔ یعنی اس سال نہ ایف اے اور

مشکل حل ہوگئی

کتابوں کی جلد بندی کا انتظام کتاب گھر میں

کیونکہ بسا اوقات جلد بندی نہ ہونے کے باعث کتب ادھر ادھر ضائع ہو جاتی ہیں۔ پھٹ جاتی ہیں۔ پھر بعض وقت احباب کتب منگانے والے ایسی جگہ مقیم ہوتے ہیں۔ جہاں جلد بندی کا انتظام نہیں ہوتا۔ اس لئے احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ جو احباب سلسلہ کی کتب مجلد کرا کر منگانا چاہیں وہ اپنی فرمائش میں سے نصف قیمت کتب بطور پیشگی بھیجدیا کریں۔ انشاء اللہ ان کی مطلوبہ کتب مجلد ہو کر حسب ہدایات ان کے بھیجی جایا کریں گی۔ بغیر پیشگی کے جلد بندی ناممکن ہے۔ کیونکہ کئی مرتبہ احباب جلد کرا کر کتب طلب کرتے ہیں۔ اور پھر وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ پس اعلان ہذا پڑھتے ہی احباب فہرست کتب میں سے کتب کی قیمت کا اندازہ کر کے نصف بمع فرمائش بھیجدیں۔ انشاء اللہ جلد سے جلد تعمیل ہوگی۔

سیرت المہدی کیلئے

عمدہ فوٹو کلکتہ سے چھپ کر آگئے ہیں

یہ کتاب جلسہ پر جلدی میں شائع ہوئی۔ اس لئے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو عمدہ طیار نہیں ہو سکا۔ اب عمدہ چھپوایا گیا ہے۔ پس جو احباب سیرت المہدی خرید چکے ہیں۔ وہ اعلان ہذا پڑھتے ہی کتاب گھر کو مطلع کریں۔ تاکہ ان کو فوٹو بھیجدیا جاوے۔ سیرت المہدی کے خریداروں سے اس کی کوئی قیمت نہیں لی جاویگی۔ بہتر ہوگا۔ کہ اگر ان دوستوں کو کسی کتاب کی ضرورت ہو وہ کتاب منگالیں۔ کیونکہ اس کتاب میں فوٹو محفوظ ہو کر پہنچ سکے گا۔ اور نہ ہی اس طرح گم ہونے کا اندیشہ ہے ॰

قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز پر قرآن شریف

چھپ کر آگئے ہیں۔ قیمت درجہ اوّل بیجلد ہے ر مجلد ۱۲ر۔ درجہ دوم بیجلد ۱۲ر مجلد ہے ر اگر تین یا تین سے زائد خریدنے ہوں۔ تو رعایت بھی دے جاویگی۔ اتنے آرڈر کے لئے کم از کم نصف قیمت پیشگی آنی چاہیئے ॰

اسلام کا زبردست نشان

۶ر مارچ کی یادگار

صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام

بمع فوٹو لاش لیکھرام۔ دس ہزار کی تعداد میں

۶ مارچ کا دن خصوصیت سے سلسلہ احمدیہ اور آریہ قوم کے عظیم الشان یادگار کا دن ہے۔ اس لئے جہاں آریہ اس دن کی یاد کو تازہ اور قایم رکھنے کے لئے شہید نمبر شائع کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر احمدی جماعت کا بھی فرض ہے۔ کہ ہم بھی اپنی اس ہمسایہ قوم کی اس یادگار کو تازہ رکھنے کے لئے تن من دھن سے کوشاں ہوں۔ اس لئے بعض احباب کی فرمائش پر متذکرہ بالا ٹریکٹ جو پہلے چار ہزار چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ اب دوبارہ چھپوایا جا رہا ہے۔ اب کی مرتبہ اس کی تعداد کم از کم دس ہزار ہوگی۔ قیمت فی ٹریکٹ ا ر۔ اور بغرض تقسیم فی سینکڑہ للعہ ر ہوگی۔ اگر لاکھوں کی جماعت میں سے کم از کم ایک سو دوست سو سو کے خریدار نکل آویں۔ تو یہ کام بآسانی سر انجام ہو سکتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ درخواستیں ۲۸ر فروری تک ضرور قادیان میں پہنچا دیں۔ تاکہ ۶ر مارچ کے دن یہ ٹریکٹ ہر جگہ تقسیم ہو سکے ॰

اشتہار دینے والوں کیلئے نادر موقعہ

یہ ٹریکٹ چونکہ دس ہزار شایع ہوگا۔ اس لئے جو لوگ بطور ضمیمہ اپنا اشتہار شائع کرانا چاہیں۔ وہ مضمون اشتہار ۲۸ر فروری تک اور مطبوعہ اشتہار یکم مارچ تک ضرور کتاب گھر میں پہنچا دیں۔ اجرت بتفصیل ذیل ہوگی۔ سائز ٹریکٹ کا اخبار ہذا کے صفحہ کے نصف کے برابر ہوگا۔ پس اس سائز کا چھپا ہوا اشتہار ایک ورقہ یعنی دو صفحہ ۱۲ر فی ہزار۔ اور بغیر مطبوعہ ایک صفحہ ۱۲ر فی ہزار کے حساب اجرت اشتہار کے ہمراہ آنی لازمی ہے۔ ورنہ عدم تعمیل میں معذوری ہوگی۔ اور دو صفحہ سے زاید ۸ صفحے تک کیلئے بالمقطع لے ر فی ہزار لیا جاویگا موقعہ نہایت عمدہ ہے۔ وقت تنگ ہے ॰

کتاب گھر قادیان

مختصر خبریں

—— کرسٹی آنا۔ ۱۸ر فروری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ناروے نے حکومت روس کو تسلیم کر لیا اس اعلان کے ساتھ ہی روس نے سپٹز برگ پر ناروے کی حکومت و سیاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ عارضی طور پر سفرا کے مختار کا تقرر عمل میں آئے گا۔ اور ناروے اور روس کے مندوبین کا ایک کمیشن تمام غیر طے شدہ امور کا تصفیہ کرے گا۔

—— اکسفورڈ ۱۸ر فروری۔ گذشتہ تین ہفتہ کی گفت و شنید میں کئی دفعہ یہ خطرہ پیدا ہؤا۔ کہ یورپ کی قوموں کے درمیان ایک اور تنازعہ پیدا ہو جائے۔ لیکن اب توقع ہو گئی ہے۔ کہ ہنگری کے متعلق معاہدہ تاوان کا اطمینان بخش فیصلہ ہو جائے گا۔

—— لنڈن ۱۸ر فروری۔ بیان کیا گیا ہے کہ پوسٹ ماسٹر جنرل نے قطعی طور پر فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ایک پنس کے ٹکٹ کا اجرا ناممکن ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکخانے کے مصارف اس بات کو برداشت نہ کر سکیں گے۔

—— امام یحییٰ نے جبل ملحان اور سیہور کے مقابلہ میں فوج کشی کی۔ اور ان کی فوجوں کو کامیابی ہوئی۔ امام کا ارادہ حدیدہ پر حملہ کرنے کا ہے۔ افسوس مسلمان مسلمان آپس میں کٹ رہے ہیں۔

—— کویت میں عربوں کی ایک کمیٹی ہوئی۔ کہ حدود بغداد و عراق پر غور کرے۔ اور اس کے اختلافات مٹائے اور ملک کے اصلاح کی کوشش کرے۔

—— حکومت انگورہ یہ ارادہ کر رہی ہے۔ کہ اناطولیہ کی ریلوے کے لئے مزید اجارے انگریزی کمپنی کو دیدے۔ کیونکہ حکومت کا خزانہ یہ بار نہیں اٹھا سکتا۔

—— ہندوستان کے ریلوں کے کاروبار پر روشنی ڈالنے والی رپورٹ حال میں شائع ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۲۳ء میں ہندوستان کی تمام ریلوں پر ۰۰۰،۶۶۳۱۹،۶ روپیہ کا سرمایہ لگا گیا تھا۔ ریلوے لائن کی کل لمبائی ۹۱،۷۱۳۱۳۷ میل ہے۔ جس میں سے ۵۲۷..۲۷ میل خاص سرکار کی ملکیت ہے۔ اس رو کے ہوئے سرمایہ پر فیصدی ۴.۸۸ منافع حاصل ہؤا اور سرکار کے حصہ میں ۱۲۱۹۹۰۰۰ کا منافع آیا۔ جبکہ سال ماسبق میں ۹۲۷۳۰۰۰ کا نقصان بھگتنا پڑا تھا۔ مگر ۱۹۲۲ء میں ٹکٹوں اور محاصل کی شرح میں اضافہ کر کے اس قدر منافع وصول ہؤا۔

—— ہندوستان میں ۶۰۰ سے ۷۰۰ دیسی ریاستیں ہیں۔ ۲۲ کروڑ کی ہندی آبادی میں تقریباً ۹ کروڑ رعایا دیسی ریاستوں میں آباد ہے۔ ان دیسی ریاستوں میں بڑی ریاست نظام کی ریاست ہے۔ جو عہد مغلیہ کیوقت سے انگریزوں کی پشت و پناہ رہی ہے۔ اور ہر ممکن طریقہ سے انگریزوں کی ممد و معاون رہی۔ ۱۹۰۲ء میں لارڈ کرزن نے کسی طرح برار کو انگریزی حدود میں شامل کر دیا۔ جس کے خلاف حضور نظام نے بارہا احتجاج کی آوازیں بلند کیں۔ مگر بے اثر ثابت ہوئیں۔ اب حضور نظام دکن نے ایک کھلا عریضہ وائسرائے کے نام لکھا ہے جس میں برار کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

—— بمبئی۔ جمعرات کو واڑی بندر پر ایک موٹر لاری اور ٹرام میں ٹکر ہو جانے سے ٹرام کی بجلی مشین ٹوٹ گئی۔ اور موٹر ڈرائیور کی اس حادثہ سے موت واقع ہوئی۔

—— حکومت ملیہ انگورہ کے مقاصد کو پبلک تک پہنچانے کے لئے ایک اخبار حکومت کی طرف سے شائع ہوگا۔

—— بیروت۔ طرابلس شام۔ اور اسکندریہ وغیرہ شام کے سرحدی علاقوں میں شدت کی بارش ہوئی۔ اکثر لکڑی کے مکانات کھجوروں کے درخت گر گئے۔ ریل کی پٹڑیاں اکھڑ گئیں۔

—— مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ۔ اور دیگر بلاد حجاز میں اس کثرت سے بارش ہوئی۔ کہ تمام کنوئیں اوپر تک بھر گئے۔ کسی نقصان کی کوئی خبر نہیں ہے۔

—— یونانی علاقوں سے آنے والے مہاجرین کیلئے اہل استنبول نے انجمن ہلال احمر کو دس ہزار پونڈ (ڈیڑھ لاکھ روپیہ) چندہ جمع کر کے دیا ہے۔

—— زاغلول پاشا نے ان تمام قیدیوں کو آزاد کرا لیا ہے۔ جن کو فوجی عدالتوں نے بغاوت کے سلسلہ میں قید رکھنے کا حکم دیا تھا۔

—— دولت ملیہ انگورہ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ موصل کا سوال بہت سختی سے اٹھایا جاوے۔ نوران کا فیصلہ باقی رہے یا ٹوٹے۔ موصل ترکوں کے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

—— آکسفورڈ ۱۹ر فروری۔ دریائے ٹیمز کے کنارے ایرتھ میں سامان حرب کے کارخانہ میں حادثہ پیش آیا۔ گیارہ عورتیں اور ایک فورمین ہلاک ہوئے۔ یہ لوگ اور کاریگروں کے ساتھ کارتوس توڑ رہے تھے۔ کہ دھماکا ہؤا دو زخمی بچے ہیں۔ ۱۲ کی لاشیں جل گئیں۔ شناخت بھی نہیں ہو سکتی۔

—— لنڈن ۱۹ر فروری۔ برطانیہ عظمٰی کے بیانات بنام جرمنی کا یہ نتیجہ ہؤا ہے۔ کہ جرمنی کے دو ماہران مالیات لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ برطانی ماہرین کیساتھ تاوانات کی وصولی کے قانون کے نفاذ کو دوبارہ شروع کرنیکے متعلق بحث و تمحیص کی جاسکے۔

—— کانگرس کمیٹی امرتسر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شہر میں ایک وفد دورہ کرے۔ اور کانگرس کے لئے ممبر بھرتی کرے مسٹر گاندھی کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ جس میں سے ۲۵ ہزار اکالیوں کو دیا جائے

—— ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹاگور معہ اپنے رفقاء پیکنگ یونیورسٹی کی درخواست پر ۴ر مارچ کو چین کیلئے روانہ ہونگے

—— پائونیر کا سرحدی نامہ نگار بیان کرتا ہے۔ کہ ۱۳ر فروری کو ٹانک سے ۸ میل مغرب کی جانب وزیریوں نے اونٹوں کے ایک قافلے پر حملہ کیا بھٹنی۔ بدرگوں اور چکوں نے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ لڑائی میں ان کے تین آدمی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ حملہ آور ایک لاش پیچھے چھوڑ گئے۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے دو آدمی اور بھی مرے۔

—— جوہانسبرگ۔ ۱۳ر فروری۔ بیان کیا گیا ہے کہ جسقدر مال ہندوستان سے جنوبی افریقہ میں آتا ہے۔ اسقدر مال جنوبی افریقہ سے ہندوستان نہیں جاتا۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء میں اس اضافہ کی مقدار ۱½ کروڑ پونڈ تھی۔ اخبار جوہانسبرگ رقمطراز ہے کہ اگر ہندوستان نے جنوبی افریقہ کے خلاف انتقامی رویہ اختیار کیا۔ تو اس سے خود ہندوستان کو نقصان پہنچے گا۔